ندا الی عقلاء الشیعہ

شیعہ مذہب کے سنجیدہ افراد سے ایک اپیل

تحریر

شیخ ممدوح الحربی

ترجمہ

مولانا محمد عبد القوی

ناشر

برکات بکڈپو Barakaath Book Depot

17-1-391/2/M/1, KHAJA BAGH, SAYEEDABAD, HYDERABAD, A.P

شیعہ مذہب کے سنجیدہ افراد سے
ایک اپیل

تحریر

شیخ ممدوح الحربی

ترجمہ

مولانا محمد عبد القوی

Maqavi123@yahoo.com

ناشر

برکات بکڈپو Barakaath Book Depot

تفصیلات طباعت

نام کتاب	: شیعہ مذہب کے سنجیدہ افراد سے ایک اپیل
مصنف	: شیخ ممدوح الحربی
مترجم	: مولانا محمد عبدالقوی
تعداد صفحات	: ۳۲
تعداد اشاعت	: ۲۰۰۰
طباعت	: اے آر پرنٹرس 9849766790
ناشر	: برکات بکڈپو حیدرآباد

عرض مترجم

سالِ رواں سعودی عرب کے ایک کتب خانہ میں اس عاجز کی نظر ''مجمل عقائدالشیعة'' نامی ایک کتاب پر پڑی، مصنف کا نام "ممدوح الحربی" ہے سفر میں مطالعے کی نیت سے اس کتاب کو خرید لیا تھا مگر پڑھنے کا موقع نہ مل سکا، گذشتہ دنوں ''عظمتِ صحابہؓ'' کے عنوان پر موافق ومخالف مواد کے مطالعے کے سلسلہ میں اس کتاب کو بھی دیکھنے کا موقع ملا، اس کتاب میں مصنف نے ان کے حیران کن فاسد عقائد کا ان کی معتبر کتابوں کے حوالوں کے ساتھ تذکرہ کیا ہے، آخر میں اس کتاب کے ص:۵۶۹ سے ٦۰۰ تک ان متضاد عقائد کا ایک سرسری خاکہ "نداء الی عقلاء الشیعة" کے عنوان سے پیش کیا ہے اس سے ایک تو اس مذہب کی اختراعیت وتلبیس کا پتہ چلے گا دوسرے نئی نسل کو اس کے خطرات سے اپنا دامنِ ایمان محفوظ رکھنے میں مدد ملے گی۔۔۔۔۔۔

شیعہ مذہب کے سنجیدہ افراد سے ایک اپیل

جی چاہتا ہے کہ اس عنوان کے تحت میں انصاف پسند اور سنجیدہ شیعہ حضرات کے سامنے وہ اشکالات رکھوں جو ان کی معتمد علیہ اور مستند کتب کے مطالعہ کے دوران میرے قلب میں وارد ہوئے، ممکن ہے ان میں سے جو حضرات حق پسند ہیں وہ میرے اُن اشکالات کا جواب فراہم کرنے کی کوشش کریں جن سے ان کی کتبِ مذہب بھری پڑی ہیں، اور جن کی وجہ سے اس مذہب کی حقانیت وصداقت مشتبہ ہوجاتی ہے، میں چاہتا ہوں کہ شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والے حضرات ہر قسم کے تعصب سے بلند ہوکر محض رضائے الٰہی کے لئے ان امور پر غور کریں تاکہ ان کی کتابوں سے پیدا ہونے والے اشکالات کا جواب مہیا ہوسکے یا حق تک رسائی کا راستہ نکل سکے، مجھے امید ہے کہ وہ ان امور پر ضرور غور کریں گے۔

اشکال (۱) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ "امام معصوم" ہیں۔ یعنی ان سے خطا کا صدور نہیں ہوسکتا۔ اسی کے ساتھ شیعہ مجتہدین کو اس کا بھی اعتراف ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی بیٹی ام کلثومؓ کا ـــ جو حضرات حسنین کرامؓ کی حقیقی بہن ہیں ـــ حضرت عمرؓ کے ساتھ نکاح کیا۔ (دیکھئے: الکافی للکلینی ۶/ ۱۱۵، اور تہذیب الاحکام للطوسی وغیرہ)

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ یا تو حضرت علیؓ معصوم نہیں ہیں، کیونکہ ان سے اپنی بیٹی کا غیر مسلم

کے ساتھ نکاح کرنے کا گناہ صادر ہوا، یا پھر حضرت عمرؓ مسلمان بلکہ حضرت علیؓ کے نزدیک اس قدر معتبر وپسندیدہ مسلمان ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی حضرت عمرؓ کے نکاح میں دیدی۔ اب شیعہ حضرات بتلائیں کہ ان میں سے کونسی بات صحیح ہے، کیوں کہ دونوں کا صحیح ہونا محال ہے۔

اشکال (۲) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں کافر وبے دین اور ظالم تھے (دیکھئے: بحارالانوار للمجلسی: ۸۵/ ۲۶۰ (بددعا کے کلمات) اسی کے ساتھ یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت علیؓ دونوں کی خلافت سے راضی تھے، یکے بعد دیگرے دونوں کی خلافت تسلیم کی، نہ مخالفت کی اور نہ ان سے خروج کیا۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ یا تو حضرت علیؓ معصوم نہیں ہیں، کیوں کہ انہوں نے ظالم وکافر امراء وخلفاء کو تسلیم کر کے ان کی خلافت پر بیعت فرمائی یا پھر ابوبکرؓ وعمرؓ مسلمان اور صادق وعادل خلفاء ہیں، تبھی حضرت علیؓ نے ان کی خلافت کو قبول وتسلیم کرلیا۔

شیعہ مجتہدین جواب دیں کہ آیا ہم اپنے خلیفۂ رابع اور ان کے امام معصوم حضرت علیؓ کی اتباع کرتے ہوئے حضراتِ شیخینؓ ــــ ابوبکرؓ وعمرؓ ــــ کی فضیلت وبزرگی کے قائل ہوں یا اپنے امام کے نافرمان شیعوں کی بات مانتے ہوئے انہیں کافر ومرتد قرار دیں؟

اشکال (۳) شیعوں کے نزدیک بھی مسلم ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کے وصال کے بعد متعدد عورتوں سے نکاح کیا، ان سے اولادیں بھی ہوئیں، ان بیویوں اور اولادوں کے نام تفصیل کے ساتھ شیعہ عالم "علی اربلی" نے اپنی کتاب "**کشف الغمه فی معرفة الائمه**" میں جمع کردئے ہیں۔ حضرت علیؓ کی ان اولادوں میں ایک کا نام ابوبکر بن علیؓ ہے، جو لیلیٰ بنتِ مسعود کے بطن سے پیدا ہوئے، ایک کا نام عمر بن علیؓ ہے جو ام حبیب بنتِ ربیعہ سے پیدا ہوئے، اور ایک کا نام عثمان بن علیؓ ہے جو ام البنین بنت حزام کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں۔ اسی طرح حضرت حسنؓ نے بھی اپنے بیٹوں کے نام ابوبکرؓ وعمرؓ رکھے۔

(دیکھئے: جلاء العیون للمجلسی ص: ۵۸۲)

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ کیا کوئی غیرت مند باپ اپنے جگر گوشوں کے نام اپنے بدترین

دشمنوں کے نام پر رکھتا ہے؟ یا اپنے ممدوح ومحبوب بزرگوں کے نام پر رکھتا ہے؟ اگر ان حضرات نے اپنے بچوں کے لئے ان بزرگوں کے نام پسند کئے ہیں تو وہ ضرور ان کے نزدیک پسندیدہ و محبوب لوگ تھے، شیعہ حضرات بتلائیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

اشکال (۴) شیعوں کی روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک دفعہ خلافت سے دستبردار ہوتے ہوئے یوں فرمایا: ''دعونی والتمسوا غیری ''یعنی مجھے چھوڑ کر خلافت کے لئے کسی اور کا انتخاب کرلو۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ جب خلافت وامامت شیعوں کے مذہب میں حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ کیلئے اللہ تعالیٰ کا امر واجب، فرض لازم اور رکنِ اول ہے تو حضرت علیؓ امام معصوم ہو کر اس فریضۂ امامت سے دستبردار کیسے ہو سکتے ہیں؟ اور اگر ''نہج البلاغہ'' کی اس معتبر روایت کے مطابق واقعی وہ دستبردار ہوئے ہیں تو اس سے شیعہ مذہب کی جڑ بنیاد ہی ختم ہوگئی، پس! معلوم ہوا کہ عقیدۂ امامت ایک باطل مفروضہ ہے، شیعہ اس کا کیا جواب دینا چاہیں گے۔

اشکال (۵) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں بہت توہین وتذلیل کا معاملہ کیا گیا، ان کا گھر جلا دیا گیا، ان کے بازو کی ہڈی توڑی گئی، ان کا حمل ضائع کیا گیا وغیرہ۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ اتنا سب کچھ ہونے تک ان کے شوہر شیر خدا، بہادر وکرار اور امام معصوم حضرت علیؓ کہاں غائب تھے؟ وہ اپنی بیوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی حمایت و حفاظت نہیں کر سکتے تھے؟ دشمنوں سے انتقام نہیں لے سکتے تھے، انہوں نے یہ سب ظلم وزیادتی کیوں برداشت کی؟ اس کا جواب شیعوں ہی کے ذمے ہے۔

اشکال (۶) یہ بات تاریخی طور پر ثابت ہے ـــــ سنیوں کے ہاں بھی اور شیعوں کے ہاں بھی ـــــ کہ اکابر صحابہؓ کرام نے اہل بیت سے رشتہ داریاں قائم کرنے کے لئے ان سے نکاح کئے، ادھر اہل بیت کی طرف سے بھی متعدد صحابۂ کرام کو رشتے ملے، مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا، اسی طرح حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت

حفصہؓ سے نکاح کیا، اپنی دو بیٹوں حضرت رقیہؓ اور ان کے بعد حضرت ام کلثومؓ کا حضرت عثمانؓ سے نکاح کیا۔ اسی نسبت سے وہ ذوالنورین یعنی دو نور والے کہلائے، حضرت عثمانؓ کے بیٹے ابان بن عثمانؓ نے جعفرؓ بن ابوطالب کی پوتری اُم کلثوم بنت عبداللہؓ سے نکاح کیا، نیز حضرت عثمانؓ کے پوتے مروان بن ابان نے حضرت حسینؓ کی پوتری ام قاسم سے نکاح کیا، حضرت عثمانؓ کے ایک دوسرے پوتے زین بن عمر نے حضرت حسینؓ کی بیٹی سکینہ سے نکاح کیا، ایک اور پوتے عبداللہ بن عمر نے حضرت حسینؓ کی دوسری بیٹی فاطمہ سے نکاح کیا، یہ صرف خلفاء ثلاثہ کا خاندان ہے، اس کے علاوہ بھی بہت سے صحابہ کرامؓ ہیں جنہوں نے اہل بیت سے اور اہل بیت نے ان سے ازدواجی رشتے قائم کئے۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ جب خلفاء ثلاثہ اور اکثر صحابہؓ بزعم روافض کافر و مرتد خارج اسلام تھے تو اہل بیت مومن اور معصوم ہونے کے باوجود اپنی بچیوں کو ان سے کیوں بیاہتے تھے اور ان لوگوں کے ساتھ رشتے کیوں نباہتے تھے؟

اشکال (۷) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اماموں کو اپنے مرنے کا وقت معلوم رہتا ہے، اور وہ اپنے اختیار و ارادے سے مرتے ہیں۔ (دیکھئے: اصول الکافی للکلینی ۱/۲۵۸) اس کے ساتھ یہ بھی عقیدہ ہے کہ ہر امام یا تو قتل کئے جانے کہ وجہ سے مرتا ہے یا زہر خورانی کی وجہ سے مرتا ہے۔

(دیکھئے بحارالانوار للمجلسی: ۴۳/۳۶۴)

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ جب آپ کے عقیدہ کے مطابق امام معصوم اور غیب داں ہوتا ہے، اسے اپنی موت کے وقت کا علم ہوتا ہے اور وہ اپنے ارادہ سے مرتا ہے پھر موت بھی یا قتل کی وجہ سے ہوتی ہے یا زہر دینے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب اس کو کوئی قتل کرنے کے لیے آتا ہے، یا زہر کھلانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو پہلے سے اس کا علم رہتا ہے، اور وہ جانتے بوجھتے مقتول ہونے یا زہر کھانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ یعنی تمام ائمہ بالقصد مرکر خودکشی کے مجرم ہوئے ہیں۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ حدیث میں ہے "جو خودکشی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا" کیا شیعہ

علماءنعوذ باللہ حضرت علیؓ حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ سمیت تمام ائمہ کوخودکشی کا مجرم اور جہنمی ماننے کے لیے تیار ہیں؟ ہم شیعوں کے عقیدہ کی بات کر رہے ہیں ورنہ ہم تو اس گستاخی سے بری ہیں۔

اشکال (۸) یہ بات سب کو معلوم ہے کہ حضرت حسنؓ نے اپنے حق پر ہونے اور اپنے ساتھ فوج طاقت اور وسائل مقابلہ ہونے کے باوجود حضرت معاویہؓ سے صلح اور کمپرمائز کرلیا تھا۔ جب کہ حضرت حسینؓ نے اپنے ساتھ قوت وطاقت نہ ہونے اور انصار واعوان کی حد درجہ کمی ہونے اور یزید سے صلح کر سکنے کے باوجود بجائے صلح کے مقابلہ کا ارادہ فرمایا اور ایک طاقتور فوج کے مقابلے میں شہید ہوگئے۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ دونوں میں سے کس کا عمل صحیح تھا؟ اگر حضرت حسنؓ کا کمپرمائز کرلینا صحیح تھا تو حضرت حسینؓ کا اقدام غلط تھا، اگر حضرت حسینؓ کا عمل صحیح تھا تو حضرت حسنؓ کا عمل غلط تھا، اس صورت میں تو مزید پیچیدگی یہ ہے کہ انہیں امام وخلیفہ بنانے کی غلطی کی وجہ سے حضرت علیؓ بھی عصمت سے خارج ہوجاتے ہیں، اس طرح جب دونوں کی امامت باطل ہو جائے گی تو مذہب کی بنیادیں ہی ڈھ جائیں گی، امید ہے کہ عقلاءِ مذہب اس کا کوئی حل نکالنے کی کوشش کریں گے۔

اشکال (۹) کلینی نے اپنے کتاب ''الکافی'' میں متعدد اصحابِ مذہب کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت حسینؓ نے ابوبصیر سے فرمایا ''ہمارے پاس مصحف فاطمہ ہے یہ ایسا مصحف ہے جس میں تمہارے قرآن سے تین گنا زیادہ علم ہے مگر واللہ! تمہارے قرآن میں کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہیں۔ (ص:۱/۲۲۹)

اس روایت میں **اشکال** یہ ہے کہ آیا اس مصحف فاطمی کو ـــــ جس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے، مستقل اور قرآن سے تین گنا زائد بڑی کتاب ہے ـــــ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے یا نہیں؟ اگر نہیں جانتے تھے تو پھر آلِ نبی کو کہاں سے مل گیا؟ اور اگر جانتے تھے تو آپ نے اُمت سے اسکو مخفی کیوں رکھا جب کہ آپ کو بَلِّغْ مَاأُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ کا صریح حکم دیا گیا

تھا؟ دیدہ باید!

اشکال (۱۰) شیعہ عالم کلینی نے اپنی کتاب ''الکافی'' کی پہلی جلد میں ان راویوں کی فہرست تیار کی ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے شیعی روایات نقل کی ہیں۔ اس فہرست میں درج ذیل اسماء بھی ہیں:

مفضل بن عمر، احمد بن عمر، عمر ابن ابان، عمر بن اذینہ، عمر بن عبدالعزیز، ابراہیم بن عمر، عمر بن حنظلہ، موسیٰ بن عمر، عباس بن عمر، ان اسماء میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ یا تو راوی کا نام عمر ہے یا اس کے باپ کا نام عمر ہے۔

اس میں **اشکال** یہ ہوتا ہے کہ جب حضرت عمرؓ اہل بیت کے سب سے بڑے اور بدترین دشمن ہیں تو مذہب کے رواۃ اور اکابر میں اس قدر فراخدلی سے اپنے لئے اور اپنے بچوں کیلئے ''عمر'' نام کو کیوں پسند کیا جاتا تھا؟

اشکال (۱۱) قرآن مجید میں ہے کہ: اے نبی! آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیجئے جن لوگوں کو کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں (اور صبر وشکیب سے کام لیتے ہیں) انہی لوگوں پر اللہ کی خاص رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یاب ہیں۔

اسی طرح ''نہج البلاغہ'' شیعوں کی معتبر ترین کتاب ہے، اس میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو سیدنا علیؓ نے آپ کو مخاطب کر کے یوں عرض کیا اگر آپ نے ہمیں مصائب میں جزع وفزع سے روکا نہ ہوتا اور صبر وتحمل سے کام لینے کا حکم نہ دیا ہوتا تو آج ہم (آپ کی جدائی کی مصیبت پر) آنکھوں کے آنسو ختم کر ڈالتے''

اسی طرح ان کی ایک دوسری کتاب ''الخصال'' کے صفحہ ۶۲۱ پر حضرت علیؓ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ ''جو شخص مصیبت کے وقت اپنے ہاتھ رانوں پر مارے اس کے اعمال (صالحہ) ضائع ہوجاتے ہیں۔ انہی کی ایک اور کتاب ''منتہی الآمال'' کے عربی ترجمہ ۱/۲۵۸ پر ان کے تیسرے امام، امام زمانہ حضرت حسینؓ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنی بہن زینب کو میدان کربلا میں وصیت فرمائی تھی، ''بہن! میں تجھے اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم میری اس

وصیت کو بھول نہ جانا، اگر میری موت ہو جائے تو (بے صبری نہ کرنا) اپنے گریبان نہ پھاڑنا، اپنا چہرہ نہ نوچنا اور میری شہادت پر ہائے ہائے اور نوحہ خوانی نہ کرنا"۔

ان کے ایک عالم ابوجعفر القمی نے اپنی کتاب "من لا یحضرہ الفقہ ۱ / ۲۲۲ پر اور الحر العاملی نے "وسائل شیعہ" ۲ / ۹۱۶ پر لکھا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا "کالے کپڑے نہ پہنا کرو، کیوں کہ یہ فرعون کا لباس ہے"

اور تفسیر منامی میں **وَلَا يَعۡصِينَكَ فِي مَعۡرُوفٖ** کے تحت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو اس بات پر بیعت فرمایا کہ وہ سیاہ لباس نہیں پہنیں گی، اور گریبان چاک نہیں کریں گی، اور مصیبت کے وقت بین نہیں کریں گی۔

کلینی کی "فروع الکافی" ۵ / ۵۲۷ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو وصیت فرمائی تھی کہ "اگر میں مرجاؤں تو چہرہ نوچنے، بال بکھیرنے جزع وفزع کرنے اور نوحہ خوانی کرنے سے بچنا"

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ مذکورہ بالا تمام عبارتیں جو شیعہ علماء نے اپنی کتب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ کرام رحمھم اللہ سے نقل کی ہیں، خود شیعہ قوم ان کی مخالفت کیوں کرتی ہے؟ اپنی عزاداریوں اور مجلسوں میں اسی طرح جلوسوں میں ہائے وائے، سینہ کوبی، چیخ و پکار، جزع وفزع اور نوحہ وغیرہ حرکات کیوں کرتی ہے؟ بلکہ اسے بہت اجر وثواب کا کام کیوں سمجھتی ہے؟ ہم نبی اور ان کے اہل بیت کی ان ہدایات کو صحیح سمجھیں جن میں ان حرکات سے منع کیا گیا ہے یا ان کے نام نہاد چاہنے والوں کی ان مخالف تعلیم و وصیت حرکات کو صحیح سمجھیں، اسلئے کہ منع صحیح ہے تو ارتکاب غلط، ارتکاب صحیح ہے تو منع غلط ہے۔

اشکال (۱۲) شیعوں کے خیال کے مطابق عاشوراء کے دن سینہ کوبی، خون ریزی، نوحہ خوانی، وغیرہ بہت ثواب کے کام ہیں اور ان حرکات پر اجر عظیم کا وعدہ ہے، چنانچہ عاشوراء کے جلوسوں میں عوام الناس کی ایک بڑی تعداد ان حرکات کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنے جسم کو چھلنی کرتی اور دیوانہ وار خون ریزی کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ یہ کام اگر غلط ہیں تو شیعی علماء اس پر نکیر کر کے عوام کو اس سے روکتے کیوں نہیں؟ اور اگر صحیح ہیں تو صرف بے چارے غریب عوام ہی کیوں یہ ثواب کماتے ہیں، یہ بڑے بڑے عبا قبا والے اور زور دار کالے شملے والے اکابر و مشائخ اس ثواب اور اجرِ عظیم سے کیوں محروم رہتے ہیں؟

اشکال (۱۳) شیعہ لوگوں کے نام بندے علی، عبدالحسین وغیرہ ملتے ہیں، جبکہ عبدیت اور بندگی صرف اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے، اس کے علاوہ کسی کی نہیں ہوتی، قرآن کریم میں ہے بَلِ اللّٰہَ فَاعْبُدْ یعنی آپ صرف اللہ کی عبادت کریں۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ اگر ایسے نام رکھنا جن سے غیر اللہ کی بندگی وعبدیت کا اظہار ہوتا ہے صحیح ہے تو شیعہ حضرات کے زعم میں جو ائمہ معصومین ہیں مثلاً حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت زین العابدین وغیرہ ان ائمہ میں سے کسی نے بھی اپنی اولاد میں کسی ایک کا نام بھی ایسا کیوں نہیں رکھا؟

اشکال (۱۴) سیدنا حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کے بعد تختِ خلافت پر متمکن ہوئے، حکومت اور قوت ان کے قبضہ تصرف میں آگئی اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے کبھی حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کے خلاف یا خلافت کے معاملہ میں ان کی غاصبانہ زیادتی کے خلاف کوئی بیان نہیں دیا، بلکہ الٹا ممبر پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا کہ "اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے بہتر ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں" اسی طرح انہوں نے اپنے دورِ اقتدار میں وہ قرآن بھی متعارف نہیں کرایا جو ابوبکرؓ و عمرؓ کے پاس نہ تھی، صرف انہی کے پاس تھی، نہ متعہ کو جائز قرار دیا اور نہ حج میں اس کے وجوب کا اعلان کیا، نہ اذان میں **حی علی خیر العمل** کا اضافہ کیا، نہ **الصلوٰۃ خیر من النوم** کو حذف کیا، نہ باغِ فدک کو واپس لیا۔

اس میں **اشکال** یہ ہوتا ہے کہ اگر حضرات شیخین کرام — ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما — مرتد کافر اور حق خلافت کے غاصب تھے تو حضرت علیؓ نے اپنے دورِ خلافت و امامت میں ان کے اس ظلم کو واضح کیوں نہیں فرمایا؟ جبکہ ان کو اقتدار و شوکت حاصل تھی کوئی مجبوری بھی نہ تھی؟

اگر یہ سکوت بلکہ الثاان کی تعریف غلطی ہے تو ان کی امامت باطل قرار پائے گی اور اگر خوبی ہے تو کیوں نہ ہم آپ سب مل کر اس خوبی پر عمل کریں، اور صحابہ کرامؓ بالخصوص خلفاءِ ثلاثہ کے احترام کو بحال کر کے حضرت علیؓ کے سچے متبع بن جائیں؟

اشکال (۱۵) شیعوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت حسنؓ امام معصوم عن الخطاء تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کافر مرتد بے دین تھے، ادھر یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت حسنؓ حضرت معاویہ کے حق میں اپنے حق خلافت سے دستبردار ہو گئے تھے۔

اب اس میں **اشکال** یہ واقع ہوتا ہے کہ اس صورت میں دو میں سے ایک بات لازم ہو جائے گی، یا تو انہوں نے ایک کافر کے حق میں خلافت سے دستبرداری کا گناہ کیا، یا پھر حضرت معاویہؓ مومن کامل اور ان کے کفوِ عادل ہیں، پہلی صورت میں حضرت حسنؓ کی امامت باطل قرار پائے گی، کیونکہ شیعوں کے ہاں امام کا معصوم ہونا ضروری ہے، دوسری صورت میں شیعوں کا عقیدہ تکفیرِ معاویہ باطل ہوگا۔ اب شیعوں کے عقلمند ہی بتلائیں گے کہ وہ کونسی صورت اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

اشکال (۱۶) شیعہ لوگ کربلا کی مٹی اور تربتِ حسینی پر سجدہ کرتے ہیں، ان کے ہاں اس سلسلہ میں یہ روایت ملتی ہے کہ جبرئیلؑ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں کربلا کی مٹی لے کر حاضر ہوئے اور بتلایا کہ اس جگہ حسینؓ کی شہادت ہوگی اور ان کا خون مبارک اس مٹی میں شامل ہوگا۔
اس جگہ یہ **اشکال** ہوتا ہے کہ جب کربلا کی مٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے یا ہاتھ میں ہی موجود تھی تو کیا آپ نے اس کو سجدہ کیا تھا؟ اس کا جواب اگر شیعہ اثبات میں دیتے ہیں تو یہ سراسر کذب و بہتان علی رسول اللہ ہے، اور اگر نفی میں ہے ——— اور یقیناً نفی ہی میں ہے ——— تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا شیعہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بھی زیادہ خونِ حسین کے قدرداں اور ان سے زیادہ ہدایت پر ہیں؟ اس کا جواب انہی کے ذمے ہے۔

اشکال (۱۷) شیعوں کا دعویٰ ہے کہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہو کر دینِ اسلام سے پھر گئے تھے، اور بے دین ہو گئے تھے۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ مرتد ہو کر دین سے پھر جانے اور دوسرا دین اختیار کر لینے کا مطلب کیا ہے؟ آیا وہ آپ کی حیاتِ طیبہ میں شیعہ تھے اور آپ کی وفات کے بعد دین بدل کر سنی ہو گئے۔ یا آپ کی حیاتِ طیبہ میں سنی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق پر تھے، شیعیت سے بالکل بے خبر تھے (کیوں کہ اس کا وجود ہی نہ تھا) اور آپ کی وفات کے بعد شیعہ بن گئے تھے۔

یہ مسئلہ جواب طلب ہے کہ وہ پہلے کیا تھے کیا بن گئے؟ شیعہ تھے سنی بن گئے یا سنی تھے شیعہ بن گئے؟ یہ اشکال اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ وہ واپس کفر وشرک کی طرف تو نہیں گئے تھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی دشمنانِ اسلام اور مرتدین ومخالفین سے باقاعدہ لڑتے تھے۔

اشکال (۱۸) شیعوں کے ہاں امامت کا سلسلہ صرف اولادِ حسین میں چل رہا ہے وہ اسی کے معتقد ہیں کہ تمام ائمہ حسینی نسل ہیں، جبکہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی ہیں، دونوں کے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں دونوں کی والدہ سیدہ فاطمۃ الزہراء ہیں، دونوں اہل کساء میں سے ہیں یعنی جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل بیت کی نشاندہی کرنے کیلئے اپنی چادر میں ڈھانپ لیا تھا، دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں، اوران کے نزدیک دونوں امام معصوم ہیں پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بڑے بیٹے ہیں، یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔

اس میں **اشکال** یہ پیدا ہوتا ہے کہ سلسلۂ امامت کے اجراء میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد کیوں محروم کی گئی؟ کس لئے ان کی اولاد میں کوئی امام نہیں ہو سکتا؟ سب کے سب اماموں کا ان کے چھوٹے بھائی کی اولاد ہی میں ہونا کیوں ضروری ہے؟

اشکال (۱۹) شیعوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ بلافصل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام اول ہیں۔

اس میں **اشکال** یہ ہوتا ہے کہ جب ایسا ہی تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الوفات میں اپنی جگہ نماز پڑھانے اور امامت کرنے کا حکم کیوں نہیں دیا؟ اور آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الوفات اور اس کے بعد عہدِ عثمانی تک کسی وقت بھی اپنی امامت کا اعلان

کر کے ایک نماز بھی کیوں نہیں پڑھائی، جبکہ امامت صغریٰ امامتِ کبریٰ کی دلیل ہے۔

اشکال (۲۰) شیعوں کا اعتقاد ہے کہ ان کے بارہویں امام محمد بن حسن العسکری ظالموں کے خوف سے غار میں پوشیدہ ہو گئے تھے۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ اگر یہ صحیح ہے تو پھر گذشتہ زمانوں میں جبکہ متعدد مرتبہ شیعوں کو غلبہ واقتدار حاصل ہوا (مثلاً فاطمی شیعوں اور صفوی شیعوں کا زمانۂ اقتدار) تو اس وقت دینِ حق کے اظہار کے لئے وہ اس غار سے کیوں نہ باہر نکل آئے؟ اور آج تو ایران ایک طاقتور اور اپنے دشمنوں کا غارت گر ملک بنا ہوا ہے اور جوہری اسلحہ سیلیس ہونے کا مدعی ہے، تو اب جبکہ اسلحہ بھی ہے اعوان وانصار بھی ہیں تو آپ کیوں ظاہر نہیں ہو جاتے، اب کیا مجبوری ہے کہ بدستور ظالموں کے خوف سے چھپے رہیں؟ آخر ان کا کوئی وجود ہے بھی یا نہیں؟

اشکال (۲۱) شیعوں کا اعتقاد ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے فدک کی زمین غصب کر لی تھی جو حضرت فاطمہؓ کی میراث تھی، باوجود طلب کرنے کے انہیں نہیں دی۔

ادھر یہ بھی ان کا اعتقاد ہے کہ عورت زمین میں وراثت نہیں پاتی اس سلسلہ میں متعدد روایات ان کی کتب میں موجود ہیں، مثلاً کلینی نے اپنی معروف کتاب "الکافی" میں ایک مستقل **باب ان النساء لا یرثن من العقار شیئاً** کے نام سے باندھا ہے۔

(دیکھئے: ۷/۱۲۷ فروع الکافی للکلینی)

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ جب حضرت فاطمہؓ کا عورت ہونے کی وجہ سے زمین، مکان میں کوئی حقِ میراث بنتا ہی نہ تھا تو انہوں نے اس کا ناحق مطالبہ کیوں کیا تھا؟ اور اگر حضرت ابوبکرؓ نے نہیں دیا تو کیا خلافِ شرع کام کیا؟

اس کے برخلاف شیعوں کے عقیدے کے مطابق ہر وہ چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے وہ آل محمد کے ائمہ کی ملکیت ہے بلکہ زمین پوری کی پوری حضرت علیؓ کی ملکیت ہے (دیکھئے: اصول الکافی، کتاب الحجۃ للکلینی ۱/۴۷۶) چنانچہ اس زمین کے وارث حضرت علیؓ تھے نہ کہ حضرت فاطمہؓ مگر حضرت علیؓ نے اپنا حق ہونے کے باوجود صرف نظر کر کے اسے چھوڑ دیا، کبھی طلب نہ کیا اور حضرت

فاطمہؓ نے حق نہ ہونے کے باوجود اسے زبردستی طلب کیا، کیا شیعہ حضرات اس تضاد بیانی کا حل نکال سکتے ہیں؟

اشکال (۲۲) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی اور خلیفۂ بلافصل ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امامِ اول وہی ہیں، خلفاء ثلاثہ ــــ ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ ــــ نے یہ حق خلافت ان سے زبردستی غصب کرلیا تھا۔ ادھر یہ بات بھی بلا اختلاف حقیقتِ ثابتہ ہے کہ حضرت علیؓ انتہائی جری اور بہادر آدمی تھے، حق کے معاملے میں کسی ظالم کے ظلم اور لائم کی ملامت سے ڈرتے نہ تھے، ڈٹ کر مقابلہ کرتے اور جم کے لڑتے تھے۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ کیا حضرت علیؓ کی یہ شجاعت وغیرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے لے کر حضرت عثمانؓ کی شہادت تک تقریباً چوبیس سال موقوف ہوگئی تھی؟ کیا وہ اس عرصے میں نعوذ باللہ بزدل وضعیف العزم ہوگئے تھے؟ اس پورے عرصے میں کیوں انہوں نے ایک مرتبہ بھی اس ظلم وغصب کا اعلان نہیں کیا؟ ایک دفعہ تو کبھی ممبرِ رسول پر کھڑے ہوکر ان لوگوں کی غاصبانہ خلافت کو چیلنج فرماتے! بلکہ الٹا انہوں نے ان تینوں غاصب خلفاء کے ہاتھوں پر بیعت بھی فرمالی، تو آخر اس عرصے میں ان کی شجاعت باقی تھی یا ختم ہوگئی تھی؟

اشکال (۲۳) شیعوں کے اعتقاد میں اہل بیت سے مراد صرف حضراتِ حسنین کرامؓ اور ان کے والدین حضرت علی وفاطمہ رضی اللہ عنہما اور ان کی اولاد ہیں، کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیۂ تطہیر کے نزول کے وقت حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر ایک چادر میں ڈھانپ لیا تھا اور فرمایا تھا کہ **ھو لاء اھل بیتی** یہی میرے اہل بیت ہیں، اور دعائے تطہیر فرمائی، یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے لیکن اسنادی طور پر ویسی ہی ہے جیسے امام ترمذی نے فرمایا "**ھذا حدیث غریب**" صرفِ نظر اس کے بھی اس حدیث کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چاروں کے اہل بیت ہونے کی تعیین فرمادی، بلکہ ام المؤمنین ام سلمہؓ کے چاہنے پر بھی انہیں شامل نہ فرمایا۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ شیعوں کے پاس وہ کونسی دلیل ہے جس کی وجہ سے انہوں نے ان

چاروں کے علاوہ ان کی اولاد کو بھی اہل بیت میں شامل کرلیا ہے؟ واضح ثبوت چاہیے!

اشکال (۲۴) شیعوں کی کتابوں میں حضرت جعفر صادقؒ کا یہ قول منقول ہے کہ وہ بڑے فخر سے فرماتے تھے، مجھے ابوبکرؓ نے دومرتبہ پیدا کیا'' یعنی دوطرح سے وہ حضرت ابوبکرؓ کی اولاد میں ہیں۔ (دیکھئے کشف الغمہ للاربلی ۲/ ۳۷۳)

ادھر ان کی کتابیں حضرت ابوبکرؓ کی مذمت اور برائی کی روایات سے بھی بھری پڑی ہیں جو انہی جعفر صادق سے مروی ہیں۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ ایک آدمی جو اہل بیت میں سے ہو، فقیہِ وقت بلکہ افقہِ زمانہ اور فقہِ جعفری کا مؤسس ہو وہ اس قدر کم عقل و کم ظرف ہو کہ ایک طرف اپنے جدامجد حضرت ابوبکرؓ کی اولاد ہونے پر فخر بھی کرتا ہو دوسری جانب اسی جدامجد کی مذمت اور برائی بھی کرتا ہو؟ افسوس کوئی خسیس سے خسیس آدمی بھی اپنے آباء واجداد کی مذمت کرنا تو کیا سننا بھی گوارا نہیں کرتا، شیعہ ہی بتائیں گے کہ اس کا جواب کیا ہے؟

اشکال (۲۵) شیعوں کا ماننا ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ سے شدید ترین بغض وعداوت رکھتے تھے، اوران سے نفرت کرتے تھے۔

ادھر تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ حضرت عمرؓ جب بیت المقدس کے سفر پر روانہ ہوئے تو اپنے پیچھے مدینہ منورہ کا امیر حضرت علیؓ کو بنا کر گئے۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ یا بڑا کسی لمبے سفر میں جاتا ہے تو اپنے پیچھے اپنے کاموں میں انتہائی پسندیدہ اور باعتماد و بھروسہ مند آدمی کو ذمہ دار بنا کر جاتا ہے، کسی مبغوض و ناپسندیدہ دشمن کو متعین کر کے نہیں جاتا، اگر حضرت عمرؓ کو حضرت علیؓ سے واقعی بغض وعداوت تھی تو انہوں نے مدینۃ الرسول پر اپنا قائم مقام اور نائب انہیں کیوں تجویز کیا؟ جبکہ اس سفر میں حضرت عمرؓ کو کسی ناخوشگوار حادثے کے پیش آنے کا اندیشہ اور ایسی صورت میں اپنے نائب کے امیر المؤمنین بن جانے کا امکان بھی درپیش تھا۔

اشکال (۲۶) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ سجدہ آٹھ اعضاء بدن پر ہونا چاہیے، پیشانی، ناک،

دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے، دونوں قدم، ان آٹھ اعضاء کا سجدے میں زمین سے مس ہونا واجب ہے۔ (دیکھئے: وسائل الشیعہ للحر العاملی ۳/۵۹۸) اس کے ساتھ ان کے ہاں یہ بھی ضروری ہے کہ سجدہ کسی ایسی چیز پر نہ کیا جائے جو کھائی جا سکتی ہو یا پہنی جا سکتی ہو، اسی لئے وہ سجدہ میں مٹی کی ٹکیہ پیشانی کے نیچے رکھ لیتے ہیں۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ جب سجدہ میں آٹھ اعضاءِ جسمانیہ کا زمین پر ٹکنا ضروری ہے تو صرف ایک عضو کو مٹی پر ٹکانے کیلئے کافی کس دلیل سے سمجھا گیا، کربلا کی حُسینی مٹی کو تمام آٹھ اعضاء کے نیچے کیوں نہیں رکھا جاتا؟ صرف ایک عضو کے مٹی سے لگنے اور بقیہ کے نہ لگنے کے باوجود ان کا سجدہ ہو جاتا ہے تو کس دلیل سے ہو جاتا ہے؟ اور نہیں ہوتا ہے تو پھر ان کی نمازوں کا کیا ہوگا؟

اشکال (۲۷) شیعوں کا ماننا ہے کہ جب ان کے بارہویں امام محمد بن حسن عسکریؒ آخری زمانے میں غار سے باہر آئیں گے تو شریعتِ محمدی کے بجائے "آل داوٗد" کی شریعت نافذ کریں گے جیسا کہ ان کے عالم طوسی نے کتاب "الغیبۃ" میں دعویٰ کیا ہے۔

اس میں **اشکال** یہ ہوتا ہے کہ شریعت محمدی جو تمام شرائع سابقہ کی ناسخ اور کامل ترین شریعت ہے اسے چھوڑ کر وہ داوٗدی شریعت کیوں اختیار کرینگے؟ اور کس وجہ سے شریعت محمدی کے تارک ہوں گے؟

اشکال (۲۸) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ امام کی ولادت عام فطری طریقوں پر نہیں ہوتی، بلکہ ادب وطہارت کے مدنظر ان کی مائیں ان کے حمل کو اپنے بازوؤں میں پرورش کر کے اپنی داہنی ران سے پیدا کرتی ہیں، جیسا کہ انکے بڑے عالم المسعودی نے اپنی کتاب "اثبات الوصیہ" ص ۱۹۶ میں تحریر کیا ہے۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ اگر حمل کا فطرت کے مطابق رحم یعنی بچہ دانی میں پرورش پانا معیوب ہے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ان سب اماموں سے افضل واشرف اور اطہر ہیں بلکہ جن کے پیروں کی گرد بھی ان ائمہ کرام سے افضل ہے وہ کیوں اپنی ماں کی رحم میں پلے اور فطرتِ عام کے

مطابق پیدا ہوئے؟

اشکال (۲۹) شیعوں کی کتاب ''الانوار النعمانیہ'' ۲/ ۲۳ میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ (امام مہدی) **صاحب ھذا الامر** کو ان کے نام سے ذکر کرنا بے ادبی ہے اور ان کا نام لینے والا کافر ہے۔'' اسی کتاب میں دو صفحے کے بعد انہی سے روایت ہے کہ محمد بن حسن عسکری نے امام مہدی کی والدہ سے کہا، عنقریب تمہیں ایک لڑکے کا حمل ہوگا، اس کا نام محمد ہے وہ میرے بعد میرا قائم مقام ہوگا۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ امام جعفر صادق کا حافظہ اس قدر کمزور تھا کہ انہوں نے ہی یہ فرمایا کہ صاحب الامر کا نام لینے والا کافر ہے، پھر انہوں نے ہی اس کا نام لے لیا؟ امام حسن عسکری صاحب الامر کا نام صراحۃً لینے کی وجہ سے اپنی ہی تحقیق کے مطابق کافر نہیں ہو گئے؟

اشکال (۳۰) شیعوں کا خیال یہ ہے کہ ۷ رعدد یا معدودے چند صحابہؓ کو چھوڑ کر سب کے سب اندر سے کافر ہی تھے، اور رسول اللہ ﷺ کے وفات کے منتظر تھے، جیسے ہی آپ کی وفات ہوگئی یہ سب مرتد ہو گئے۔ یہ بات شیعوں کے بیانات ومجالس میں تو عام ہے ہی، کتابوں میں بھی لکھی ہے، مثلاً کلینی نے لکھا ہے کہ سوائے سات صحابہ کے تمام صحابہ مرتد ہو گئے تھے۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ میں سے رسول اللہ ﷺ کے وصال کے وقت ایک لاکھ سے زائد تو موجود ہوں گے، سفر حج میں صحابہؓ کی تعداد کا تذکرہ تاریخ میں موجود ہے، اگر یہ لوگ سب کے سب سات یا چند عدد اور کو چھوڑ کر مرتد ہو گئے تھے تو اسلام مٹ کیوں نہیں گیا تھا؟ پھر سے کفر وشرک کا بازار گرم کیوں نہیں ہو گیا تھا؟ جب کہ ہم دیکھتے ہیں اور تاریخ شاہد ہے کہ اب تک بھی مکہ اور مدینہ میں کفر وشرک کو واپس لوٹنے کا موقع نہیں مل سکا۔

یہ بھی **اشکال** ہے کہ ان ایک لاکھ مرتدین نے مل کر سات یا ان سے کچھ زیادہ مسلمانوں پر حملہ کیوں نہیں کر دیا؟ کیوں کہ اگر وہ چاہتے تو انہیں مٹا ہی کے رکھ دیتے ایک لاکھ کے مقابلہ میں سات اٹھ کی حقیقت ہی کیا ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ جھوٹ گڑھنے والے ہی دے سکتے ہیں۔

اشکال (۳۱) شیعوں کے نزدیک حادثہ کربلا اور خانوادۂ حسینی کی مظلومیت کو یاد کر کے

گریہ وبکا کرنا، بلکہ نوحہ وماتم کرنا مستحب ہے۔جس کی ان کے پاس کوئی شرعی دلیل نہیں ہے،اس کے برخلاف خود ان ہی کی کتابوں میں ان کے ائمہ سے ممانعت کی روایات موجود ہیں جیسا کہ پیچھے گذر چکا۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ اگر یہ عمل مستحب اور پسندیدہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اولاد حضرت ابراہیم، حضرت زینب، حضرت ام کلثوم، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہم کی وفات پر یا اگلے سالوں میں ان کی وفات کے دن ماتم کیوں نہیں کیا؟ حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات پر ماتم سینہ کوبی، خونریزی اور چہرہ نوچنے، کپڑے پھاڑنے یا سیاہ کپڑے پہنے کا عمل کیوں نہیں کیا؟ حضرت علیؓ امام اول نے حضرت فاطمہؓ صاحبزادیٔ رسولؐ کے وصال پر یہ عمل کیوں نہیں کیا؟ جب انہوں نے نہیں کیا تو پھر بعد والوں کے لیے یہ عمل مستحب کیسے قرار پایا؟

اشکال (۳۲) شیعوں کو اس بات کا اعتراف ہے کہ حضرت علیؓ، حضرت حسینؓ سے افضل ہیں، یہ بھی معلوم ہے کہ حضرت محمد ﷺ ان سب سے افضل ہیں، اس کے باوجود وہ ماتم صرف حسینؓ کا کرتے ہیں محافل ومجالس عزا ''حسینیات'' کے نام سے منعقد کرتے ہیں، ان کے اور ان کے خاندان کی مرثیہ خوانی کرتے ہیں۔

اس میں **اشکال** یہ ہے کہ انہیں حضرت علیؓ کی شہادت اور رسول اللہ ﷺ کے وصال پر ایسا غم کیوں نہیں ہوتا جو حضرت حسینؓ کی وفات پر ہوتا ہے؟ وہ حسینیات کی طرح علویات اور محمدیات کی مجالس قائم کر کے ان پر آہ وبکا اور غم وماتم کا اظہار کیوں نہیں کرتے؟

اشکال (۳۳) شیعہ کہتے ہیں کہ کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ حضرت علیؓ اور ان کی اولاد میں کے بقیہ اماموں کی امامت پر ایمان نہ لائے، خواہ وہ شخص دین کا اقرار کرے، نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ تمام احکام کو بجالائے، ولایۃ علی واولادہ پر ایمان لائے بغیر ان سب پر ایمان لانے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ شیعہ حضرات ولایت پر ایمان کو تو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ اس

کے بغیر نہ نماز روزہ کا کوئی فائدہ نہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار کا کوئی نفع! اتنی اہمیت قرآن پر ایمان لانے کو کیوں نہیں دیتے؟ قرآن مجید جو اساسِ دین ہے، اس میں نماز، روزہ، حج وغیرہ کی اہمیت کو تاکید سے بیان کیا گیا اور ان پر ایمان لانے کو حتمی قرار دیا گیا اس قدر تو کیا کسی قدر بھی اہمیت و تاکید ولایۃ علی و اولادہ پر ایمان لانے کو نہیں دی گئی، پھر شیعوں نے یہ اعتقاد کہاں سے گھڑلیا؟

اشکال (۳۴) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نے نعوذ باللہ قرآن کریم میں تحریف وتبدیل کی ہے۔ مثلاً آیت قرآنی: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ میں شیعہ کہتے ہیں کہ اس کے آگے وان محمدا رسولی وان علیا امیر المؤمنین بھی تھا، جس کو شیخین نے حذف کر دیا۔ (دیکھئے: اصول الکافی: ۱/ ۴۱۲)

اسی طرح آیت قرآنی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ میں شیعہ کہتے ہیں کہ بِمَا نَزَّلْنَا کے بعد فی علی نورا مبینا تھا جسے شیخین رضی اللہ عنہما نے حذف کر دیا۔ (دیکھئے: اصول الکافی: ۷/ ۶۶)

اسی طرح ایک آیت یوں نقل کرتے ہیں کہ ومن یطع اللہ ورسولہ فی ولایۃ علی وولایۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیما جسے قرآن میں بدل دیا گیا (دیکھئے: اصول الکافی: ۱/ ۴۱۴)

قرآن کریم میں تحریف کرنے اور اہل بیت کے حقوق غصب کرنے کا الزام لگا کر یہ لوگ حضرات شیخین کرام رضی اللہ عنہم کو نعوذ باللہ جبت وطاغوت اور شیطان قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے امام ''کلینی'' نے اصول الکافی میں جبت اور طاغوت سے مراد فلان وفلان کو قرار دیا (۱/ ۴۲۹) چونکہ کلینی کا زمانہ شیعوں کی مغلوبیت اور کمزوری کا زمانہ تھا تو وہ کھل کر نام نہ لے سکے، جب شیعوں کی قوت کا زمانہ آیا تو اس وقت ان کے ایک دوسرے عالم المجلسی نے صاف طور پر لکھ دیا کہ فلان وفلان سے مراد ابوبکر وعمر ہیں۔ (دیکھئے: بحار الانوار ۲۳/ ۳۰۶)

خیر! اس میں اشکال یہ ہے کہ اگر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے اپنے دورِ خلافت وامامت

میں حضرت علیؓ کو مجبور و مقہور کر کے رکھ دیا تھا اور ان کو محروم الامامت رکھنے کے لئے قرآن کریم میں تک تحریف کر ڈالی تھی تو ان کے انتقال ہو جانے کے بعد حضرت علیؓ کو کیا مجبوری تھی؟ بالخصوص اپنے دور خلافت و امامت میں کیا عذر تھا جو انہوں نے اس مسئلے میں سکوت اختیار کئے رکھا، نہ تو ابوبکر و عمرؓ کی تحریفوں سے امت کو مطلع کیا اور نہ ہی اس قرآن کریم کو ــــ بقول شیعوں کے جو ان کے پاس محفوظ ہے ــــ اپنی اصلی حالت میں مرتب کروا کر عام کیا، حالانکہ بحیثیت امیر المؤمنین ان کی یہ سب سے بڑی ذمہ داری تھی جسے انہیں سب سے پہلے نمٹانا چاہیے تھا؟ آخر اس اہم کام سے پہلو تہی کیوں کی گئی؟

اشکال (۳۵) شیعوں کے معتبر علماء الاصفہانی نے ''مقاتل الطالبین'' میں ص: ۸۸ اور ۱۴۲ پر اور اربلی نے ''کشف الغمہ'' ۲ / ۶۶ پر اور المجلسی نے ''جلاء العیون'' میں ص ۵۲ پر اعتراف کیا ہے کہ کربلاء میں حضرت حسینؓ کے ساتھ راہِ خدا میں جام شہادت نوش کرنے والے ان کے افرادِ خاندان میں ابوبکرؓ بن علیؓ اور ابوبکرؓ بن حسینؓ اور محمد اصغرؓ جن کی کنیت ابوبکر تھی بھی شامل تھے۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ شیعہ علماء نے اپنی قوم سے ان لوگوں کے نام کیوں مخفی رکھے؟ اور حضرت حسینؓ کے غم شہادت میں جہاں اور افرادِ خاندان کا تذکرہ ہوتا ہے ان لوگوں کا کیوں نہیں ہوتا؟ محض یہ وجہ تو نہیں کہ یہ لوگ خلیفۂ اول حضرت ابوبکر کے نام سے موسوم تھے اور شیعوں کو ابوبکر کا نام ایک آن نہیں بھاتا؟ خواہ وہ ان کے ائمہ کے بچوں کے نام ہی کیوں نہ ہوں۔

اشکال (۳۶) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ علی و آل علی کی امامت کا اعتقاد واجباتِ اسلام اور ضروریاتِ دین میں سے ہے، یعنی یہ دین کا رکن اعظم ہے۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صرف ایک دفعہ آئے اور اسلام قبول کر کے واپس اپنے اوطان چلے گئے، پھر کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات نہیں ہوئی اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عقیدۂ امامت سے مطلع نہیں کیا ــــ کیونکہ اسلام کی بابت دریافت کرنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جن ارکان کی طرف متوجہ کرتے تھے، وہ شہادتین، نماز،

روزہ، جہاد وغیرہ ہوتے تھے، ان میں امامت علی وائمہ پر ایمان لانے کا کوئی ذکر نہ ہوتا تھا—— وہ لوگ مسلمان تھے یا نہیں؟ اللہ کے نبی نے انہیں پہلی ہی ملاقات میں مطلع کیوں نہیں کیا؟ یا تو امامتِ علی وائمہ کا مسئلہ نبی کے نزدیک کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا یا شیعوں کے نزدیک آپ نے اسے چھپا کر—— معاذ اللہ —— کتمانِ علم کا جرم کیا، جس کے شاید شیعہ بھی قائل نہیں ہو سکتے۔

اشکال (۳۷) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے نعوذ باللہ اپنا دین نبی کے بعد بدل لیا تھا، مرتد اور دشمن اہل بیت ہو گئے تھے۔ ادھر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ نازل کر دیا ہے کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہو گیا اور اللہ کو ان کے دلوں میں موجود جذبۂ ایمان ویقین اور حبِ رسول کا علم ہے۔ یہ بھی سب کو معلوم ہے خواہ سنی ہوں یا شیعہ کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں یہ تینوں بھی شامل تھے۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ دلوں کے بھید جاننے والے رب نے ان کے دلوں میں ایمان یقین اور حبِ رسول کی حقیقت کو جان نے کے بعد ان سے رضامندی وخوشنودی کا اعلان کر دیا تو شیعہ کیا اس رب کے سامنے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اے اللہ! آپ کو نہیں معلوم کہ یہ کتنے مکار لوگ ہیں، ہمیں معلوم ہے کہ یہ زندیق و بے دین لوگ ہیں، آپ خواہ مخواہ ہی ان سے راضی ہو گئے؟ —— نعوذ باللہ —— ان کے عقیدہ کا مطلب تو یہی نکلا۔

اشکال (۳۸) شیعہ علماء اپنی کتب میں بار بار لکھتے ہیں کہ حضرت حسینؓ نے پیاسی حالت میں جان دیدی، بعض روایات میں تو ان کا یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا اے میرے گروہ! ''جب بھی تم پانی پیو مجھے یاد کرلیا کرو'' چنانچہ یہ لوگ واٹر ٹینکس پر واٹر کولرز پر اسی طرح پانی کے دیگر مقامات پر یہ عبارت لکھواتے ہیں کہ ''پانی پیو اور حسین کی پیاس یاد کرو'' یہ تو خیر ٹھیک ہے۔

اشکال اس میں یہ ہوتا ہے کہ جب شیعہ عقیدے کے مطابق حضرت حسین امام ہونیکی حیثیت سے غیب کی باتوں پر مطلع تھے تو انہیں کربلا میں جو کچھ پیش آنے والا تھا اس کا علم بھی تھا،

یہ بھی معلوم تھا کہ پانی روکدیا جائے گا تو انہوں نے پہلے ہی اس خطرہ سے احتیاط کا سامان کیوں نہ کرلیا؟ اور کیوں جانتے بوجھتے اس مصیبت میں پڑے؟

اشکال (۳۹) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ اور حضرات حسنین کرامؓ وغیرہ ہمارے نفع ونقصان پر قدرت رکھتے ہیں، وہ اس وقت بھی اپنی قبروں میں سے ہمیں نفع پہونچاتے او نقصان سے بچاتے ہیں۔

اس میں اشکال پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ نفع نقصان پہونچانے پر قادر ہیں تو انہوں نے اپنی زندگیوں میں خود اپنے کو نقصان سے بچا کر مقاصد کے حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کی مدد کیوں نہ کی؟ حضرت علیؓ مدت العمر خلافت کا استحکام نہ کر پائے اور مظلوماً شہید ہوگئے، حضرت حسنؓ نے بقول شیعہ زندیق اکبر (حضرت معاویہؓ) سے مصالحت کرلی، حضرت حسینؓ معرکۂ کربلا میں پہلے تو ہر طرف سے گھیر لئے گئے پھر جنگ پر مجبور کے گئے، آخر اپنی خوارق کے ذریعہ دوسروں کے مصائب کوٹالتے اور مطالب نکالتے ہیں خود ان کے اپنے معاملے میں وہ خوارق کہاں چلے گئے تھے؟

اشکال (۴۰) شیعوں کے اعتقاد کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو بڑے کافروں، ملحدوں اور مرتدوں کیساتھ مدفون ہیں۔

اشکال یہ ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب وخلیل نبی کیلئے یہی پسند فرمایا کہ وہ دو دشمنوں اور کافروں کے ساتھ دفن ہوں؟ کیا دنیا میں کوئی مسلمان گوارا کرسکتا ہے کہ وہ یا اس کا دوست کافروں کے قبروں میں دفن کیا جائے؟ آخر حضرت علیؓ نے اپنے دور خلافت اور عہد فوقیت میں اپنی غیرت وحمیت کو استعمال کرتے ہوئے ان کافروں کی نعشیں نبی کے جوار سے کیوں نہ ہٹائیں؟ کیوں شیعوں نے اس اہم کام میں حضرت علیؓ کی مدد نہ کی؟

اشکال (۴۱) شیعوں کی کتاب "نہج السعادۃ" ۲ / ۶۳۹ میں ایک روایت ہے کہ امیر المؤمنین علیؓ ایک دفعہ بہت مغموم حالت میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: "اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ شریعت معطل ہوجائے گی، مال ہی سب کچھ سمجھا جانے لگے گا، اللہ تعالیٰ کے

اولیاء پر ظلم کیا جائے گا، اور دشمنانِ دین سے دوستیاں بڑھائی جائیں گی؟ یہ سن کر اصحابِ علیؓ نے کہا: ایسے زمانے کو اگر ہم پائیں تو اس میں ہمارا طرز عمل کیا ہونا چاہیے؟ جواب میں حضرت علیؓ نے فرمایا: ایسے وقت تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین کی طرح مضبوط ہو جاؤ (وہ حق کی حمایت میں)، آروں سے چیرے گئے، سولیوں پر چڑھائے گئے، دیکھو اللہ کی اطاعت میں مرجانا اس کی نافرمانی کے ساتھ زندہ رہنے سے بہتر ہے۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ جب ان کے امام معصوم نے فتنوں کے زمانے اور بے دینوں کے غلبے کے وقت ان کے مقابلے میں حق کو لے کر کھڑے ہو جانے اور مر کٹ جانے کا حکم دیا ہے تو ان کے امام ظالموں کے خوف سے غار میں کیوں چھپ گئے؟ اور ان کے بزرگوں نے تقیّے کا سہارا لے کر اپنا دین کیوں چھپایا؟

اشکال (۴۲) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ کا حق خلافت غصب کر کے ان پر ظلم کیا ہے، ادھر یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت عمرؓ نے وفات سے قبل خلیفہ کے انتخاب کے واسطے چھ آدمیوں کی شوریٰ بنادی تھی، جس میں حضرت علیؓ بھی شامل تھے، ان کے انتقال کے بعد یہ چھ آدمی ایک جگہ بیٹھے ان میں سے تین آدمی عثمان، علی اور ابن عوف رضی اللہ عنہم کے حق میں دستبردار ہو گئے، پھر ان تین میں سے حضرت ابنِ عوفؓ بھی دستبردار ہو گئے، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بچے، حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کو آگے کر دیا۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اس مجلس میں شروع ہی میں کیوں نہیں بتادیا کہ حقیقی خلیفہ تو میں ہی ہوں؟ نبی کریم ﷺ کی وصیت خلافتِ بلافصل کیلئے مجھ ہی کو ہے پھر جب آخر میں ان کے ساتھ حضرت عثمانؓ ہی بچ رہے تھے تو ان کو روک کر اپنی امارت کا اعلان کیوں نہیں کر دیا، جبکہ حضرت عمرؓ کا بھی انتقال ہو گیا تھا تو آخر حضرت علیؓ کو ڈر کس کا تھا؟

اشکال (۴۳) شیعہ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے نفع کی خاطر مہدی مُنتظر کو تکوینیات کا مالک بنا کر سینکڑوں برس کی عمر دیدی ہے، تاکہ بندگانِ خدا کی حاجت برآری

کرتے رہیں۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ اگر مخلوق کے نفع کے لئے کسی انسان کو حیاتِ طویلہ دینا ہی اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو اپنے حبیب امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ کو کیوں نہ لمبی کر دیتے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اپنے دین کو مکمل کرنے کے بعد انہیں بھی وفات دیدی؟

اشکال (۴۴) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ جب ان کے امام غائب بارہویں امام محمد بن حسن العسکری پیدا ہوئے تھے تو آسمان سے پرندے آئے اور ان کے چہرے کو ہاتھوں کو اور سر کو اپنے پروں سے ملتے رہے پھر اُڑ گئے، جب یہ بات ان کے والد کو سنائی گئی تو انہوں نے ہنس کر فرمایا: وہ پرندے نہیں آسمان کے فرشتے تھے، اس بچے سے تبرک حاصل کرنے کیلئے نازل ہوئے تھے اور یہی فرشتے ان کے خروج کے بعد ان کے انصار ہوں گے۔ (دیکھئے روضۃ الواعظین: ۲۶۰)

اس میں اشکال یہ ہے کہ جب شروع ہی سے آسمانی فرشتے ان کی حفاظت ونصرت پر مامور ہیں تو پھر انہیں کس کا ڈر تھا جس کی وجہ سے غار میں روپوش ہونے پر مجبور ہو گئے؟

اشکال (۴۵) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت غاصبانہ اور ناجائز تھی، ادھر یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں ان کے حکم سے ان کی امارت میں مرتدین کے خلاف ہونے والے جہاد میں حصہ لیا، نہ صرف حصہ لیا بلکہ اس میں ہاتھ لگنے والے قیدیوں میں سے اپنے لئے بنی حنیفہ کی ایک باندی لی، اس کے ذریعہ سے حضرت علیؓ کی اولاد بھی ہوئی، جس کا نام محمد بن حنفیہ ہے۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ اگر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت نادرست تھی تو ان کے ساتھ جہاد کرنا اور اس سے حاصل ہونے والا مال لینا ان کے لئے کیسے جائز ہو گیا؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ کے نزدیک خلافتِ صدیقیہ بالکل برحق اور معتبر تھی۔

اشکال (۴۶) شیعوں کے عقیدے کے مطابق حضرت علیؓ کے پاس ایک قرآن تھا جو ترتیب نزول کے مطابق مرتب تھا۔

اشکال یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے وہ قرآن کیا کیا؟ کم از کم اپنے دورِ خلافت میں اسے

نکالتے اور مسلمانوں کو اس سے متعارف کراتے۔

اشکال (۴۷) جب قرآن کریم کی آیت ''اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا '' نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے بنی شیبہ کو بلا کر کعبہ کی چابی ان کے حوالے کی اور فرمایا: ''اے بنی طلحہ! کعبہ کی یہ چابی تم لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے واسطے رکھ لو، قیامت تک تم سے اس کو کوئی چھین نہیں سکتا، جو چھینے وہ ظالم ہے''

اس کی روشنی میں اشکال یہ ہوتا ہے کہ عقیدۂ امامت جو کلیدِ کعبہ سے زیادہ اہم مسئلہ ہے اور بقول شیعوں کے اس پر ایمان کا دارومدار ہے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو سب کے سامنے بلا کر کلیدِ کعبہ کی طرح علی الاعلان کلیدِ امامت ان کے حوالہ کر کے کیوں نہیں فرمادیا ''علی! یہ امامت کا مقام اپنے پاس ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رکھ لو، قیامت تک کوئی تم سے نہ چھین سکے گا جو چھینے گا وہ ظالم ہوگا ایسا کیوں نہیں کیا؟ کلیدِ کعبہ کی امانت کو اس قدر اہمیت دی گئی تو کلیدِ امامت کی امانت کو ایسی اہمیت کیوں نہیں دی گئی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ امامت کا یہ عقیدہ ہی من گھڑت اور نکتہ بعد الوقوع ہو؟

اشکال (۴۸) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے تمام ائمہ معصوم عن الخطاء ہیں جبکہ ان کا یہ عقیدہ حقائق کے خلاف ہے، مثلاً حضرت حسینؓ اپنے والد کے اس فیصلے کے خلاف تھے کہ قصاصِ عثمانؓ کا مطالبہ کرنے والوں سے مقابلہ کرنا چاہیے۔ اب دونوں میں سے کوئی ایک اپنے فیصلے میں خطا پر ہوگا؟ حالانکہ دونوں ان کے نزدیک امام معصوم ہیں، اسی طرح حضرت حسینؓ نے اپنے بھائی حضرت حسنؓ کے اس فیصلے کی مخالفت کی جو انہوں نے حضرت معاویہؓ کے ساتھ صلح کو ترجیح دینے کا کیا، ظاہر ہے کہ دونوں میں سے کوئی ایک خطا پر ہے حالانکہ دونوں ان کے نزدیک امام معصوم ہیں۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ اس تناقض کا حل کیا ہے؟

اشکال (۴۹) شیعوں سے جب پوچھا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے خلافت چھیننے اور اپنا حق حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی تھی؟ تو علماء شیعہ فوراً کہہ دیتے ہیں

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں وصیت فرمائی تھی کہ وہ ان کے بعد فتنہ کا سبب نہ بنیں، تلوار نہ اٹھائیں، اور مسلمانوں کا خون نہ بہائیں، چنانچہ انہوں نے فتنہ اور خوں ریزی سے بچنے کے لئے ابوبکر سے تصادم نہیں کیا۔

ادھر یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت علیؓ نے صفین اور جمل میں تلوار اٹھائی تھی اور ان لوگوں سے محاربہ اور مقاتلہ فرمایا تھا جو قصاص عثمانؓ کا مطالبہ کر رہے تھے، حتی کہ ہزاروں لوگوں کا ان معرکوں میں خون بہا تھا۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ اگر حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تصادم نہ کرنے سے اس وصیتِ نبی پر عمل مقصود تھا تو حضرت معاویہؓ کے معاملہ میں اس کو ملحوظ کیوں نہ رکھا گیا؟ اور اگر حضرت معاویہؓ کا مقابلہ احقاقِ حق اور انفاذِ شرع کے لئے تھا تو پھر حق خلافت اور نفاذ وصیت کے سلسلہ میں حضرت ابوبکرؓ سے مقابلہ و مقاتلہ اس سے بھی اہم کام تھا، اس وقت کیوں سکوت کیا گیا؟

اشکال (۵۰) شیعوں کی کتاب ''مالک بن اشطر خطبہ و آرائہ ص: ۸۹'' میں ہے کہ مالک بن اشطر نے —— جو کہ شیعوں کے قابلِ تعظیم اکابر اور حضرت علیؓ کے قریب ترین اصحاب میں سے ہیں —— اپنے ایک خطبے میں یوں ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمایا، اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی جس میں حلال و حرام اور فرائض و سنن بیان کئے گئے، اس کے بعد انہیں اٹھا لیا، اس حال میں کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر دیا تھا، انہوں نے لوگوں پر ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ بنایا، جنہوں نے انہیں کا طریقہ اختیار کیا اور انہیں کے راستے پر چلے، پھر ابوبکرؓ نے عمرؓ کو خلیفہ قرار دیا، عمرؓ بھی انہی کی طرح اپنے نبی کے راستے پر چلتے رہے''

اس میں اشکال یہ ہے کہ مالک بن اشطر جیسی معتبر شخصیت نے —— جن کی تعظیم شیعوں کے ہاں مسلم ہے —— جب ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اتنی صاف اور واضح تعریف کی ہے اسکے باوجود شیعہ لوگ اس کو کیوں چھپاتے ہیں، اپنی مجلسوں اور عزاداریوں میں اس خطبے کا ذکر کیوں نہیں کرتے؟ یہ کتمان حق اور پردہ داری کس وجہ سے ہے؟

اشکال (۵۱) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرامؓ ——— نعوذ باللہ ——— مرتد ہو گئے تھے، اور اپنا دین بدل لیا تھا، البتہ حضرت علیؓ اور ان کے ساتھ سات یا چند عدد صحابہ حق پر رہ گئے تھے۔ حضرت علیؓ جو حق پر تھے اور ان کے بقول امام معصوم بھی تھے، ان کے بارے میں آتا ہے کہ جب ان سے خوارج ——— جو انہیں برا بھلا کہتے ان کی تکفیر کرتے اور ان سے قتال کرتے تھے ——— کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ لوگ کیا ہیں، کیا وہ کافر ہیں؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا: وہ تو کفر سے بھاگتے ہیں، پوچھا گیا کہ کافر نہیں تو منافق ہوں گے؟ فرمایا: منافقین تو ذکر بہت کم کرتے ہیں (جبکہ یہ لوگ بہت ذکر کرتے ہیں) پوچھا گیا کہ آخر ان کے بارے میں آپ کا موقف کیا ہے؟ فرمایا: وہ ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہم سے بغاوت کی ہے، ہم ان سے جہاد میں پہل نہیں کریں گے، الا یہ کہ وہ خود اپنی طرف سے جنگ چھیڑ دیں۔

ان دونوں موقفوں یعنی خوارج کے بارے میں حضرت علیؓ کے موقف اور صحابہؓ کے بارے میں شیعوں کے موقف کو سامنے رکھنے سے یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ شیعہ لوگ اپنے امام اول و معصوم حضرت علیؓ کی اتباع کیوں نہیں کرتے؟ وہ حضرت علیؓ کی طرح صحابہؓ کو مسلمان بھائی ماننے کے لئے کیوں تیار نہیں ہوتے؟

اشکال (۵۲) شیعوں کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم بعد وفات نبی کے مرتد ہو کر دین اسلام سے پھر گئے تھے۔ ادھر یہ بھی تاریخی حقائق سے ثابت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مرتد ہو جانے والوں اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا جان توڑ مقابلہ کر کے انہیں مٹایا اور ان کی قوت و شوکت توڑ دی بلکہ توبہ کرنے والوں کو چھوڑ کر بقیہ لوگوں کو ہلاک کر دیا۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ اگر مرتد ہو گئے تھے تو اس کے بعد کون سے دین میں گئے تھے؟ کافر و مشرک تو نہیں ہو گئے تھے، اسلئے کہ نبی کے بعد حرمین میں اب تک کفر و شرک داخل نہیں ہوا، پھر صحابہ کرامؓ نے اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، طلیحہ اور سجاح وغیرہ مرتدین اور ان کے ساتھیوں سے قتال کیوں کیا؟ اگر وہ منافق اور مرتد تھے تو انہیں لوگوں کے ساتھ ہو کر رہے

سے مسلمانوں کو بھی ختم کر سکتے تھے، ایسا کیوں نہ ہوا؟

اشکال (۵۳) شیعوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عمر ابن خطابؓ نعوذ باللہ صہاک نامی ایک زناکار کی اولاد ہیں (دیکھئے: الکشکول للبحرانی ۳/ ۲۱۲، اورالانوار النعمانیہ للجزائری: ۱/ ۶۳) اسی طرح ان کا عقیدہ حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت حفصہؓ ام المومنین کے بارے میں ہے کہ وہ اپنے باپ ہی کی طرح منافقہ خبیثہ بلکہ کافرہ تھیں۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ کیا کوئی شریف آدمی ولد الزنا سے رشتہ کرنا پسند کرتا ہے؟ کیا کوئی شیعہ بدکار آدمی کی بیٹی وہ بھی منافقہ خبیثہ کافرہ سے نکاح کرنے کو باعثِ فخر سمجھتا ہے؟ پھر کیسے تسلیم کرتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ امام الانبیاء اور فخر موجودات نے عالی نسب ہونے کے باوجود ایک بدکار کی منافق بیٹی سے نکاح کر لیا تھا؟ افسوس! جو چیز شیعوں نے اپنے لئے پسند نہیں کرتے اس کی تہمت اپنے نبی پر لگاتے ہوئے ذرا شرم محسوس نہیں کرتے!

اشکال (۵۴) شیعوں کے نزدیک عمر فاروقؓ ولد الزنا اور ظالم غاصب خلیفہ تھے، اہل بیت کے ـــــ نعوذ باللہ ـــــ دشمن تھے، نیز ان کے نزدیک عمار بن یاسر اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہما اہل حق میں سے تھے اور حضرت علیؓ کے اعوان و انصار میں تھے۔ ادھر یہ ثابت ہے کہ عمارؓ بن یاسرؓ حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کی طرف سے کوفہ کے امیر رہے اسی طرح سلمان فارسیؓ بھی حضرت عمرؓ کی حکومت میں ان کی طرف سے مدائن کے امیر رہے۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ پر ظلم کرنے والے، ان سے بغاوت کرنے والے آدمی تھے تو حضرت علیؓ کے انصار حضرت عمارؓ اور حضرت سلمان فارسیؓ کے لئے کیسے جائز تھا کہ وہ ظالم و غاصب اور باغی حکمراں کے تحت عہدہ قبول کر کے اسکی حکومت کو مضبوط کریں، جبکہ اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا تھا ''ظالموں کی مذمت کرو ورنہ جہنم میں جاؤ گے''۔ حضرت عمرؓ ان کے نزدیک خلیفۂ برحق اور قابل نصرت امیر تھے؟ یا حضرت عمار و سلمان ظالم و جابر کے مددگار اور حکومت کے طلبگار تھے؟ شیعہ لوگوں ہی کے ذمہ اس کا جواب ہے۔

اشکال (۵۵) شیعوں کی معتبر کتاب ''نہج البلاغہ ص: ۳۲۵ اور ۳۴۰'' میں ہے کہ

حضرت عمرؓ امورِ خلافت میں اہم مواقع پر حضرت علیؓ سے مشاورت کرتے تھے۔

اس میں اشکال یہ ہے کہ اگر حضرت عمرؓ حضرت علیؓ پر ظلم وخیانت کو روا رکھتے تھے تو ان سے مشورے کیوں لیا کرتے تھے؟ اور حضرت علیؓ خود ایسے ظالم وجابر حکمران کی مشاورت کو کیوں قبول فرماتے اور اس کی مشکلات دور کرنے میں کیوں شریک ہوتے تھے؟

نوٹ: یہ تحریر چونکہ ایک بدتہذیب اور گستاخِ صحابہ قوم کی بدعقیدگیوں اور فاسد خیالات کے تعاقب پر مشتمل ہے اس لئے کہیں کہیں سیدنا حضرت علیؓ یا ان کے قابلِ فخر ولائقِ صد احترام صاحبزادگان رضی اللہ عنہم پر ریمارک محسوس ہوتا ہے، خیال رہے کہ ہم اہل سنت والجماعت ان حضرات کی شان میں ادنیٰ گستاخی کے روادار نہیں ہیں، ان کی محبت کو جزوِ ایمان یقین کرتے ہیں، یہ ریمارکس صرف شیعوں کی عقل ٹھکانے لگانے کے لئے ہیں، وہ سمجھ سکیں کہ ان کے من گھڑت عقیدوں سے ان اکابر کی شان میں کس قدر توہین ہو رہی ہے!

دیگر چند اہم تصانیف

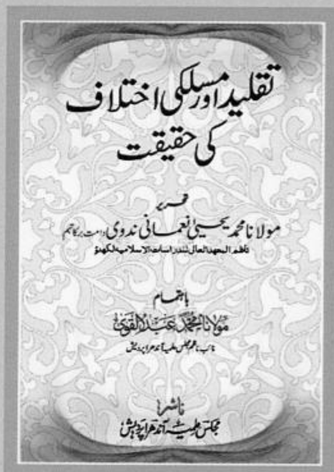

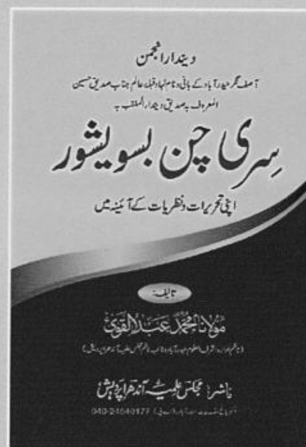

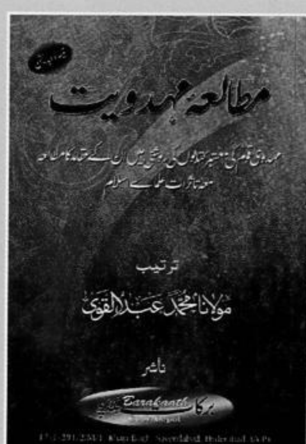

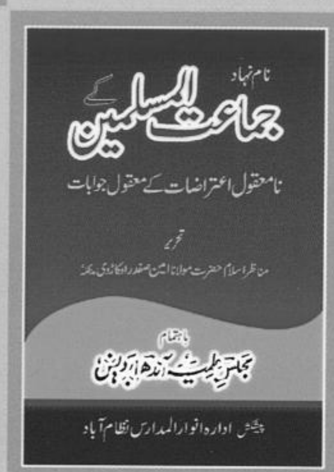

AR PRINTERS 9849766790

ناشر

برکات بکڈپو Barakaath Book Depot

17-1-391/2/M/1, KHAJA BAGH, SAYEEDABAD, HYDERABAD, A.P